فون نمبر ۳۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۹ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۹ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۸۳

اخبار احمدیہ

○— ربوہ ۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

○— ربوہ ۸ اگست۔ حضرت اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضروری تصحیح

مورخہ ۷ اگست کے الفضل میں صفحہ اول پر "اخبار احمدیہ" کے زیر عنوان مختصر خبر کے طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اگست کا چند سطری خلاصہ شائع ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ اس میں ایک بات غلط رنگ میں درج ہو گئی ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ حضور نے خطبہ کے شروع میں اپنا ایک "مبشر خواب" بیان فرمایا۔ حضور نے خواب نہیں بلکہ اپنا ایک کشف بیان فرمایا تھا۔ حضور نے جو نظارہ دیکھا تھا وہ رات کو نیند سے بیدار ہونے پر عین بیداری کے عالم میں اس حال میں دیکھا تھا کہ حضور کی زبان مبارک پر دعائیں جاری تھیں۔ — ادارہ اس غلطی پر دلی افسوس اور ندامت کا اظہار کرتے ہوئے معذرت خواہ ہے اور قارئین کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ خبر ہذا کی یہ تصحیح فرما لیں۔

○— ربوہ ۸ اگست۔ یہاں مورخہ ۶ اگست بروز ہفتہ سہ پہر کے وقت نصف گھنٹہ تیز بارش ہوئی نیز ۷ و ۸ اگست کی درمیانی رات بھی تیز بارش ہوئی جو کئی گھنٹہ جاری رہی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق

احمدی خواتین کی ذمہ داری

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی خواتین کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں چندہ دینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس چندہ کے جمع کرنے کی ذمہ داری صرف مردوں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ عورتوں پر مردوں سے بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کی بہبودی اور ترقی کیلئے حضرت فضل عمرؓ نے اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتیں خرچ کر دیں"۔

امید ہے جماعت کی خواتین اپنی ذمہ داری کے ادا کرنے میں جماعت کے مردوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہیں گی۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے

اس کی روحانی کدورتیں دُور ہو جاتی ہیں اور اس کو ایک خاص قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے

"ہاں دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے سب تعصبوں کو چھوڑ کر دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زندگی میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دُعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ دُعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور حل کر دیتا ہے

دُعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے جب تک خود انسان دُعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں دُور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے۔ اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے ان سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن، رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے اس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء)

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ اگست ۱۹۶۶ء

آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام

آخری زمانے کے متعلق قرآن وحدیث نبوی میں پیشگوئی ہے کہ اس زمانہ میں عیسائیت اور الحاد بہت پھیل جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی موجودہ زمانے میں پوری ہو رہی ہے۔ عیسائیت کا خروج آنا مکمل ہے کہ آج دنیا کا چھوٹے سے چھوٹا گاؤں بھی ایسا نہیں ہے جہاں عیسائیوں نے اپنا اڈہ نہ جمایا ہو۔ شائد مسلمان جو بے خبر رہتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ ہی نہیں کر سکتے کہ عیسائیت کے تیندوے نے اپنی تاریں کہاں کہاں تک پھیلا رکھی ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود پاکستان ہی کو دیکھ لیجئے وہ کونسا کونہ ہے جہاں عیسائی منادعورتیں اور مرد غیر ملکی اور ملکی پادری پھیرا نہیں ڈالتے۔ تمام قصبوں میں انہوں نے گرجے بنا رکھے ہیں۔ سکول اور ہسپتال قائم کئے ہوئے ہیں۔ جو دراصل تبلیغ عیسائیت کے مرکز ہیں۔ کروڑوں اور اربوں ڈالر پاؤنڈ عیسائی مشنری کاموں میں خرچ کر رہے ہیں۔ آج سے ۷۵ سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی اور واضح کیا تھا کہ کس طرح یہ لوگ مکارانہ چالوں سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"اب اے مسلمانو سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو رد کرنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے ہیں اور پُرمکر حیلے کام میں لائے گئے ہیں۔ اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے۔"

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۵-۶)

سورۂ کہف کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے کہ آخری زمانہ میں اس کی پہلی اور آخری آیات کو زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں عیسائی اقوام کی دنیوی ترقی کا ذکر ہے جو ہم اس زمانہ میں دیکھ رہے ہیں۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ اس میں بھی مسیح موعود کا کام

یقتل الخنزیر و یکسر الصلیب

لیا گیا ہے۔ اور یہ بھی عیسائی اقوام ہی کی طرف اشارہ ہے۔ الغرض آخری زمانے میں جو فتنہ برپا ہوگا جس سے دنیا کی ہستی ہی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ وہ عیسائی اقوام ہی سے تعلق رکھتا ہے اور پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت بھی اس زمانے سے وابستہ ہے۔

اب سورۂ صف کی طرف آیئے۔ اس سورہ میں۔ اللہ تعالےٰ مومنوں سے خطاب کر کے دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

واذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التورٰت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد الخ

ترجمہ اور یاد کر جب عیسےٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا اے بنی اسرائیل! میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں جو (کلام) میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ یعنی تورات اور اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسول دلائل لے کر آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں ان آیات میں جو حالات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ آخری زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ پھر وہی ہے جو ہم پہلے کئی بار بتا چکے ہیں کہ اس سورۃ میں اولین مخاطب مسلمان ہی ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان آیات میں جو حالات بیان کئے گئے ہیں۔ ان کا آغاز حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ذکر سے کیوں کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سلسلہ موسوی کے آخری رسول تھے جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ آپ پر یہ سلسلہ اختتام پذیر ہوگیا۔ آئندہ جو نبی اللہ آنے والا تھا وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنی حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد میں سے آنے والا تھا۔ جس نے ملت ابراہیمہ کو وہ شان بخشنی تھی۔ جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دعاؤں میں طلب کی تھی۔ دوسری بات جس کی وجہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے اس آخری زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جس طرح بنی اسرائیل میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس وقت مبعوث ہوئے تھے۔ جب ان کی حالت نہایت بری ہو چکی تھی۔ اور جب وہ مغز شریعت کی بجائے صرف اس کے قشر کے ساتھ چمٹ گئے تھے۔ آپ کے ذکر سے مومنوں کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا۔ جب خود مسلمانوں کی حالت ویسی ہی ہو جائے گی۔ جیسی کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنی اسرائیل کی حالت ہوئی تھی۔ اور جس طرح اس زمانہ مادی بت پرستی تورات کی تعلیمات کو مٹا دینا چاہتی تھی۔ اسی طرح کفر و شرک اس آخری زمانہ میں پھر اسلام کو مٹا دینے پر تل جائیں گے۔ دہریت اور عیسائیت کا غلبہ بے پناہ ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اور دین اسلام سب ادیان پر غالب آ کر رہے گا۔ چنانچہ سورۂ صف کی اگلی آیات میں اللہ تعالےٰ نے اس کا علاج بھی بتایا ہے جو تؤمنون باللہ ورسولہ سے شروع ہوتا ہے۔ اور جب مسلمان اس پر عمل کریں گے۔ تو اس کے نتیجہ میں ان کو جنات میں خوبصورت رہائش حاصل ہوگی۔ اور نصرٌ من اللہ وفتح قریب کا مژدہ انہیں سنایا جائے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ مومنوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ .. الخ

ترجمہ۔ اے مومنو! تم اللہ (یعنی اس کے دین) کے مددگار بن جاؤ۔ جیسے کہ عیسیٰ ابن مریم نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے (قریب لے جانے والے) کاموں میں میرا کون مددگار ہے۔ تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ جس پر ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آ گئے۔

یہ دوسری دفعہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مومنوں کو خطاب کر کے اس سورۃ میں کیا ہے۔ الغرض اس زمانہ میں اسلام پر جو کفر و شرک کا حملہ ہونے والا ہے۔ اس سورہ میں اس کے ذکر کا آغاز بھی حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ذکر سے کیا گیا ہے۔ اور جس کوشش سے فتح اسلام حاصل ہونے والی ہے۔ اس کا ذکر بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذکر پر ختم کیا گیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا اب کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ کہ آخری زمانے میں مسلمانوں کی جو حالت ہوگی۔ اس کو فتح اسلام میں بدلنے کے لئے امت محمدیہ میں بھی اللہ تعالےٰ ایک ایسے فرستادہ کو مبعوث کرے گا۔ جو خوبو میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے مماثلت رکھتا ہوگا۔ چونکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے سورۂ صف میں بتایا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخری زمانہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان جمالی کا ظہور ہو۔ جو آپ کے اسمہ احمد سے تعلق ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں۔

"میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا۔ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔ تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں۔ جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا۔ جس کی روح ہیروڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے۔ دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے انا ارسلنا الیکم

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

ہمارا دستور العمل —— دس شرائط بیعت

(حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ مدظلّہا العالی)

(۳)

درود شریف

تیسرا حکم اس شرط بیعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں باقاعدگی اختیار کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

انّ اللہ وملائکتہ یصلّون
علی النبیّ یا ایّہا الّذین
اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا
تسلیما۔

اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے فرشتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں۔ اے مومنو تم بھی آپؐ پر درود اور سلامتی کا پیغام بھیجو۔ درود دعا ہے اور دعا نکلتی ہے محبت کے نتیجہ میں۔ اور محبت پیدا ہوتی ہے حسن و احسان کے نتیجہ میں۔ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اور آپؐ کی احادیث کا بار بار مطالعہ کرنا چاہیئے۔ آپ کے جو ہم پر عظیم الشان احسانات ہیں ان کو یاد کرتے رہنا چاہیئے تا ہمارے دلوں میں محبت کا بے اختیار جذبہ پیدا ہو اور اس کے نتیجہ میں خود بخود دعا نکلے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامًا فرمایا:۔

"کلّ برکۃٍ من محمّدٍ
صلی اللہ علیہ وسلم
فتبارک من علّم وتعلّم"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"درود شریف کے طفیل۔۔۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصّہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں یقینًا کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو"۔

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درود شریف کی برکات کے متعلق تحریر فرمایا ہے:۔

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطّر ہو گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمّدؐ کی طرف بھیجی تھیں صلے اللہ علیہ وسلم۔

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۵۰۳ حاشیہ در حاشیہ)

درود پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہر وقت ہر کام کرتے ہوئے پڑھ سکتی ہیں۔ کھانا پکاتے۔ مکان کی صفائی کرتے ہوئے کپڑے سیتے ہوئے۔ کپڑے دھوتے ہوئے۔ فارغ بیٹھے ہوئے۔ غرض ہاتھ کام میں مشغول ہو اور زبان پر یا خدا تعالےٰ کی حمد ہو یا درود شریف۔

توبہ کی تین شرائط

چوتھی شق اس شرط بیعت کی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے پر مداومت اختیار کرنا ہے۔ احادیث میں بار بار یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ جو شخص صدق دل سے اپنے گناہوں کی معافی اللہ تعالےٰ سے مانگے اور یہ وعدہ کرے کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا تو اللہ تعالےٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

توبوا الی اللہ جمیعًا
ایّہ المومنون لعلّکم
تفلحون۔

لیکن توبہ کے لئے تین شرائط ضروری ہیں پہلی یہ کہ گناہ سے رُک جائے۔ دوسری یہ کہ پچھلے گناہوں پر ندامت پیدا ہو۔ اور تیسری یہ کہ پختہ عہد کرے کہ آئندہ کبھی وہ غلطی نہ کروں گا۔ بعض گناہ اللہ تعالےٰ کے ہوتے ہیں اور بعض اللہ تعالےٰ کے بندوں کے۔ یعنی انسان دوسرے کے حقوق پر ڈاکے ڈالے۔ چوری۔ غیبت۔ کسی کا مال غصب کرنا۔ دھوکہ دینا کسی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا وغیرہ۔ ان گناہوں کے لئے چوتھی شرط یہ ہے کہ جس کا حق مارا جائے اس سے معافی مانگے۔ اس کے معاف کرنے کی صورت میں بھی توبہ قبول ہو گی۔ اور اگر وہ کہے گا کہ مَیں معاف نہیں کرتا بدلہ لوں گا تب بھی اس کا حق پورا ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وان استغفروا
ربّکم ثمّ توبوا الیہ۔

یاد رکھو کہ دو چیزیں اس اُمّت کو عطا کی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کے اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت مطلوب ہو وہ استغفار کرے"۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۷)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اٹھو! اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہو گا لیکن جو شخص ظلم اور تعدّی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں کر سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلدی راضی کر لو اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے۔۔۔ تم خدا سے صلح کر لو وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستّر برس کے گناہ بخش سکتا ہے"۔

(لیکچر لاہور ص ۳۹)

محبّتِ الٰہی

اس شرط بیعت کی پانچویں شق اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد کرتے رہنے پر مداومت کرنا ہے۔ انسان کسی سے محبت اس کے حسن و احسان کی وجہ سے کرتا ہے۔ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے بڑا ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ کی صفات کا علم حاصل کیا جائے ان پر غور کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھا جائے تا خود بخود دل سے بے اختیار الحمد للہ رب العالمین نکلے۔ اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کو یاد رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ روزانہ تلاوت قرآن کریم ہے۔ رسمًا نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر ایک ایک آیت اور ایک ایک لفظ پر غور کرتے ہوئے اگر انسان پڑھے تو بے اختیار اس کی روح آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہو کر اس کی حمد کے ترانے گانے لگتی ہے۔ پس میری بہنو! اگر آپ چاہتی ہیں کہ اس شرط کو پورا کرنے والی ہوں تو قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں اور قرآن مجید کی تلاوت باقاعدگی سے سمجھ کر کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور جب اللہ تعالےٰ کا ذکر اور اس کی حمد کرنے کی عادت ڈالیں گی تو اللہ تعالےٰ سے محبّت دل میں خود بخود پیدا ہو گی اور اس کی محبّت ہمیں حاصل ہو جائے گی جو ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے
ہماری اعلےٰ لذّات ہمارے خدا
میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا
اور ہر ایک خوبصورتی اس میں
پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق
ہے اگرچہ جان دینے سے ملے
اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے
اگرچہ تمام وجود کھونے سے

حاصل ہو" (کشتی نوح ص)

اللہ تعالیٰ سے دلی محبت حاصل کرنے کا دوسرا طریق یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔

اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو بتا دیں کہ تم اگر اللہ تعالیٰ سے محبت کی خواہش رکھتے ہو تو میری پیروی کرو میرے قدم بقدم چلو۔ ہر بات میں میری نقل کرو اس کے نتیجہ میں تم وہ مقام حاصل کر لو گے کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جائیگی گویا ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی شرط اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ کر دی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور آپ کی سنّت پر عمل کرنے کے لئے ہمیں حدیث کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ حدیثوں سے ہی معلوم ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو جاگنے پر۔ سوتے ہوئے۔ کھانا شروع کرتے ہوئے۔ کھانا ختم ہونے پر نیا کپڑا پہنتے ہوئے۔ آئینہ دیکھتے ہوئے۔ سواری پر بیٹھتے ہوئے۔ غرض ہر کام جو بظاہر دنیوی کام نظر آتا ہے کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرماتے اور اس سے مدد طلب فرماتے تھے۔ تا اس کام میں خیر و برکت ہو۔ ہمیں بھی چاہئیے کہ احادیث سے ان تمام دعاؤں کو یاد کریں اور اپنا معمول بنا لیں کہ ہر کام کرتے وقت وہی دعا پڑھا کریں آہستہ آہستہ عادت پڑ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل کرنے کا تیسرا طریق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا ہے۔ جس عاشقانہ رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو بیان فرمایا ہے اپنی نظموں میں بھی اور نثر میں بھی اس رنگ میں گزشتہ تیرہ سو سال میں کسی نے بیان نہیں کیا۔ آپ کی کتب اور اشعار پڑھنے کے بعد ناممکن ہے کہ انسان کا دل اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بیگانہ رہ جائے۔

چوتھی شرط۔ حسنِ سلوک

چوتھی شرط بیعت کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے" یہ شرط بھی قرآن مجید کی اس تعلیم کے عین مطابق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئًا وبالوالدین احسانًا وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالًا فخورًا۔

ترجمہ:۔ اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ۔ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی۔ جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ (سورہ نساء آیت ۳۷)

گویا اللہ تعالیٰ نے مجمل طور پر دنیا کے ہر طبقہ سے حسنِ سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق نہ چھینو۔ ہر وقت اپنے تصور میں یہ بات رکھو کہ جس طرح میں خدا کا بندہ ہوں اسی طرح دوسرے بھی خدا کے ہی بندے ہیں۔ ان کو تکلیف پہنچنے سے خدا تعالیٰ کو تکلیف پہنچے گی۔ اسی کی تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دی جو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ نہیں جو صرف نماز پڑھ لے روزہ رکھ لے چندے دے بلکہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی نہ زبان سے اور نہ ہاتھ سے کسی دوسرے مسلمان کو گزند پہنچے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا لا یومن احدکم حتّٰی یحبّ لاخیه ما یحبّ لنفسه تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہوگا یہاں تک کہ اپنے بھائی مسلمان کے لئے وہی چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔ ایک اور حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مصروف رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی مصیبت دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ مصائب قیامت میں سے اس کی مصیبت دُور کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپائے گا۔"

ایک اور حدیث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"آپس میں بغض۔ حسد اور رنجش نہ رکھو بلکہ خدا کے بندے بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے کسی جھگڑے کے باعث تین دن سے زیادہ جدا رہے۔"

غصہ اور نفسانی جوش کے وقت اپنے پر قابو پانا ہی مسلمان کا کام ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زبردست وہ نہیں ہے جو اپنے مقابل کو پٹخ دے بلکہ زبردست وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھے آپ کچھ نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا اور آپ نے ہر بار یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔"

(کشتی نوح ص)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

...... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے اُن کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۲۸)

(باقی)

نہایت ضروری اعلان

تبلیغی اغراض کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ ہر چہار حصوں کی فوری ضرورت ہے۔ جو دوست کتاب عنایت فرمائیں ان کے لئے بہت ثواب کا موقعہ ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

لیڈر (بقیہ ص ۲)

رسولًا شاھدًا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولًا۔ تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اُس سے بزرگتر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوّت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اُسی زمانہ کی مانند اور اسی مدّت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا جو مسیح ابن مریم کے اترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔"

(فتح اسلام ص ۱۰-۱۱)

سکیم ناظرہ قرآن مجید اور لجنات اماء اللہ

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساری جماعت کے سامنے ماہ فروری میں یہ سکیم رکھی تھی کہ جماعت میں سے کوئی مرد اور عورت اور بچہ ایسا نہ ہو جو قرآن ناظرہ نہ جانتا ہو۔ اس سکیم پر عمل درآمد کروانے کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فارم چھپوا کر ہر لجنہ کو بھجوائے تھے قریباً چھ ماہ اس سکیم پر گذر چکے ہیں لیکن ابھی تک صرف ۱۲۵ لجنات کی طرف سے فارم پُر ہو کر واپس آئے ہیں باقی لجنات کی طرف سے فارم ہی پُر ہو کر واپس نہیں آئے۔ حالانکہ کل لجنات کی تعداد ...ہ ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات کی عہدہ داران کو پھر توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس نیکی کی حصہ دار بنیں اور فارم پُر کر کے بھجوائیں تا ان کی لجنہ میں اگر ناظرہ پڑھی ہوئی موجود نہیں تو ان کو پڑھانے کا انتظام کیا جا سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھیں جہاں سمجھ نہ آئے دریافت کریں اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کر کے فائدہ پہنچاتے قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہی قرآن مجید کی تعلیم کی اشاعت تھی اور یہی کام آپ کے خلفاء نے کیا اور کر رہے ہیں اور یہی نقطہ ہمارے قومی احیاء کا ہے قرآن مجید پڑھنا، پڑھانا اور اس پر عمل کروانا۔ جب تک ایک ایک احمدی عورت قرآن مجید ناظرہ اور پھر ترجمہ سے واقف نہیں ہو جاتی۔ ہماری باقی سب قربانیاں ہیچ ہو جاتی ہیں۔

پس تمام لجنات کی عہدہ داران اپنی اپنی لجنہ میں ان عورتوں کا جو ناظرہ نہیں پڑھی ہوئیں ناظرہ پڑھانے کا انتظام کریں اور جو ترجمہ نہیں پڑھی ہوئیں ترجمہ پڑھانے کا انتظام کریں اور پھر مرکز میں اس کی رپورٹ بھی باقاعدہ دیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی تعلیم کو پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اللہ تعالیٰ ہمیں آسمان پر عزت عطا فرمائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

خاکسارہ:۔ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اعلانات نکاح

۱۔ برادرم چوہدری لئیق احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم مرحوم حلقہ سوسائٹی کراچی کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر فقیر احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ کراچی نے مورخہ ۲ رجون ۱۹۶۶ء کو احمدیہ ہال میں بعد نماز جمعہ پڑھا۔ جملہ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (چوہدری شریف احمد ڈبر ڈ کمپنی۔ کراچی۔ کراچی ۳)

۲۔ برادرم محمد یعقوب تبسم صاحب P.O.A کراچی ابن میاں روشن دین صاحب کا نکاح عزیزہ پروین اختر صاحبہ ایم اے بی ایڈ بنت مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کراچی (G.2/135 P.E.C.H.S Karachi) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ ہال کراچی میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھا بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے .... اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے باعث برکت ہو۔ آمین۔

(محمد عبد اللہ ۷۰/۶۴ جیکب لائنز کراچی۔ ۳)

تحریک وقف عارضی ایک آسمانی تحریک ہے

احباب جلد توجہ فرمائیں

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

محترم عبد الحلیم صاحب ایم اے جہلم اپنی وقف عارضی کی مدت پوری کرنے کے بعد اپنی مفصل رپورٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور تحریر کرتے ہیں:۔

"میرے آقا! میں اس بات کا اظہار کرتے ہوئے بہت خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے اس دورہ سے صاف معلوم ہو گیا ہے۔ کہ حضور نے "وقف عارضی" کی جو تحریک جاری فرمائی ہے۔ وہ آسمانی تحریک ہے اور نہایت خیر و برکت کی حامل ہے۔ اور اسلام کی ترقی و سربلندی کے لئے بہترین نتائج پیدا کرنے والی ثابت ہو گی انشاء اللہ۔ نیز وہاں کے ایک غیر احمدی دوست کی خواب سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس تحریک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ غیر احمدی احباب کو بھی احمدیت کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس تحریک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مخلوق خدا کو صداقت قبول کرنے کی توفیق بخشے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس غیر احمدی دوست نے ہمارے چوکنا نوالی میں پہنچنے سے قریباً دو روز پہلے خواب میں دیکھا کہ وہاں احمدیوں کے خلیفہ کی طرف سے دو آدمی سلسلہ کی تبلیغ کے لئے آئے ہیں۔ اور انہوں نے ایک احمدی دوست (یہ احمدی دوست وہاں ان کے ساتھ ہی رہتے ہیں) کو مختلف رنگوں کے ٹریکٹ دئے ہیں۔ اور میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ یہ خواب اس طرح پوری ہوئی کہ اس عاجز نے اس احمدی دوست کو مختلف رنگ کے ٹریکٹ دیئے اور انہیں کہا کہ وہاں غیر از جماعت احباب کو مطالعہ کے لئے دیئے جائیں۔ چنانچہ وہ ٹریکٹ لیکر روانہ ہو گئے۔ وہ پاور ہاؤس شادیوال جو چوکنا نوالی سے قریباً آدھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے وہاں رہائش پذیر ہیں۔ ابھی وہ ٹریکٹ لیکر گھر پہنچے بھی نہ تھے کہ راستے میں خواب دیکھنے والے غیر احمدی دوست مل گئے۔ احمدی دوست کے ہاتھ میں ٹریکٹ دیکھ کر کہنے لگے دیکھا میری خواب پوری ہو گئی۔ اس قسم کے ٹریکٹ میں نے دیکھے تھے اور یہی رنگ تھے۔ اور کہنے لگے کہ لاؤ میں ان کو پڑھوں گا۔ چنانچہ احمدی دوست نے وہ ٹریکٹ انہیں دے دئے اس کے بعد انہیں حضرت صاحب کی کتاب "ضرورۃ الامام" دی گئی۔ جو انہوں نے بڑی توجہ اور دلچسپی سے پڑھی۔"

اس رپورٹ سے ظاہر ہے کہ وقف عارضی کی تحریک ایک آسمانی تحریک ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ دلوں میں خود تحریک فرما رہا ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ اس آسمانی تحریک میں شمولیت اختیار فرمائیں ہر احمدی کم از کم دو ہفتے کے لئے اپنے آپ کو وقف کرے تا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت انہیں کسی جماعت میں تربیت اور تعلیم قرآن پاک کے لئے بھجوایا جائے۔

اکاؤنٹس کلرک ڈیلو ربنرو کلرک دفاتر خزانہ

تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰۔ تحریری امتحان و انٹرویو۔ سندات میٹرک و انٹرمیڈیٹ ڈکلیئر سرٹیفکیٹ و سرٹیفکیٹ وطنیت حسب شرائط انٹرویو پر پیش ہوں۔

شرائط انٹرمیڈیٹ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں ۱۵-۸-۶۶ تک بنام کمشنر لاہور ڈویژن (ارپ۔ ٹ ۸-۶۶ م)

(ناظر تعلیم)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

ایک ویگن کوئلہ جو قصور ریلوے اسٹیشن پر کوئی دعویدار نہ ہونے کے باعث غیر تقسیم شدہ حالت میں پڑا ہوا ہے ۱۵ راگست ۱۹۶۶ء کو بارہ بجے دن نیلام عام کے ذریعہ فروخت کیا جائے گا۔

IKF (L) 200 (برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے تبلیغی جلسے

ظفر آباد

مورخہ ۲۹ جولائی بروز جمعہ ۹ بجے رات ظفر آباد لوتکا میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساجد (وقف عارضی) نے "احمدی احباب کی ذمہ داریاں" پر تقریر فرمائی۔ مکرم عبدالعزیز صاحب (وقف عارضی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم مولوی غلام احمد فرخ مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر اسلامی خدمات پر روشنی ڈالی۔ یہ جلسہ رات کو ۱۱ بجے دعا پر ختم ہوا۔ ظفر آباد کے مختلف حلقوں کے احباب کے علاوہ دیہہ روڑا کے دوست بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

(رشید احمد
سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کنری

مورخہ ۲۶/۷ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ایک اہم تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے "عملی زندگی" کے موضوع پر فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر نے "وقف عارضی" کے بارہ میں کی۔ دوران تقریر آپ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث کی مبارک تحریک وقف عارضی کی اہمیت واضح فرمائی اور احباب جماعت کو اسمیں شمولیت کی تحریک کی نیز اکیاون درخواستیں سنائیں۔ آخر میں صاحب صدر نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد یہ جلسہ ۹½ بجے رات اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری سندھ)

اعلان دارالقضاء

مکرم منشی عزیز احمد صاحب مرحوم کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اولاد نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی ماہوار پنشن اور حق الخدمت کی رقم ہماری والدہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کو دینے کا فیصلہ کیا جائے۔ مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ نے اطلاع دی ہے کہ مرحوم کی ماہوار پنشن حق الخدمت وضع ہونے کے بعد مبلغ ۲۵/۷۰ واجب الادا ہے اور حق الخدمت کی رقم بعد وضع چندہ عام مبلغ ۹۵۷/۲۷ روپے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو چندہ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

قیادت ایثار کا پروگرام

گذشتہ ماہ جملہ مجالس کو خطوط کے ذریعہ گذارش کی گئی تھی کہ اس سہ ماہی میں مندرجہ ذیل تین امور کی طرف خصوصیت سے توجہ فرمائی جائے۔ (۱) اپنی اپنی مجالس کو چھوٹے چھوٹے حلقوں میں تقسیم کرکے ذمہ دار انصار کے ذریعہ نگرانی کا تسلی بخش انتظام کیا جائے کہ کسی ایک فرد کو بھی بوجہ غربت فاقہ نہ کرنا پڑے (۲) دوسرے برسات کے ایام میں زیادہ سے زیادہ نئے پھل اور سایہ دار درخت لگا کر ان کو باقاعدہ دیکھ بھال کے ذریعہ پروان چڑھایا جائے اور تیسرے جسم۔ گھر اور ماحول کی صفائی کی طرف اس رنگ میں توجہ فرمائی جائے کہ اردگرد کے رہنے والے محسوس کریں کہ اس نہج پر واقعی کوئی کام کیا گیا ہے۔۔۔۔۔ ہندا ایک بار پھر احباب کرام کی ان امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نائب قائد ایثار)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم عزیزم عبدالرشید طارق کو مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۶ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام عبدالکریم خالد رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

(رانا محمد دین گولبازار۔ ربوہ)

یاد رفتگان

سارجنٹ علی حسن صاحب مرحوم

میرے منجھلے بھائی اور حاجی ماسٹر غلام محمد صاحب شاہدرہ والوں کے داماد سارجنٹ علی حسن صاحب مورخہ ۲۲/۷ کو جبکہ وہ موٹر سائیکل پر سوار اپنے اسٹیشن سے گھر آ رہے تھے جیپ اور ادمنی بس کے تصادم کے نتیجہ میں موقع پر ہی جان بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنی جواں سالی میں اس اچانک حادثہ فاجعہ کا شکار ہو کر ہم سے جدا ہوا ہے اسلئے ہمارے دل سخت حزیں ہیں۔ لیکن میرے پیارے آقا کے فرمان کو پیش نظر کہ ع

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم اس خدائی تقدیر کو بسر و چشم تسلیم کرتے اور اپنے مولیٰ کی مرضی پر راضی ہیں۔ خداوند تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مرحوم ابھی چھ سات سال کی عمر کا تھا کہ ہمارے والد صاحب بزرگوار میاں علی شیر صاحب سنار زرگر والے خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ راقم الحروف ہی سب بہن بھائیوں میں بڑا تھا اسلئے مجھے ہی بچوں کی نگرانی اور تربیت و تعلیم کا فرض ادا کرنا پڑا۔ مرحوم بچپن ہی سے شریف النفس اور کم گو واقع ہوا تھا۔ ہر قسم کی شوخیوں اور شرارتوں سے دور رہنے والا اور اپنے کام پر دھیان رکھنے والا تھا۔ باوجود ناسازگاری حالات اور ۱۹۴۷ء کے پر آشوب اور صبر آزما واقعات کے مرحوم نے اپنی مستقل مزاجی اور دھن کے پکے ہونے کی وجہ سے ۱۹۵۲ء میں اچھے نمبروں سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اسی سال پاکستان ایئر فورس میں ملازم ہو گئے۔ اور اپنی ہمت و محنت سے ترقی کرتے ہوئے اپنی وفات سے دو ماہ قبل سارجنٹ کے عہدہ پر ترقی پا گئے۔

اپریل ۱۹۵۷ء میں حاجی ماسٹر غلام محمد صاحب شاہدرہ والوں کی منجھلی لڑکی سے شادی ہو گئی۔ چونکہ بیوی شاہدرہ میں تعلیم کے محکمہ میں ملازم تھی۔ اسلئے انہوں نے بھی شاہدرہ میں ہی مستقل رہائش اختیار کر لی اور اپنی وفات سے ایک ماہ قبل دن اور رات کی لگاتار محنت سے اٹھارہ بیس ہزار کے صرفہ سے اپنا ایک نہایت موزوں اور خوبصورت مکان تیار کیا اور صرف ایک ہفتہ قبل اپنے تیار کردہ مکان میں رہائش اختیار کی کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔

مرحوم نہایت ہنس مکھ۔ خوش اخلاق۔ زندہ دل ہر دلعزیز۔ غریبوں کا ہمدرد و غمخوار مصیبت زدوں کی مصیبت کو دور کرنیوالے اور ہر ایک کے کام آنے والے۔ احمدیت کے شیدائی اور فدائی تھے۔ سلسلہ کی ہر تحریک میں نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتے۔ رسالپور اور شاہدرہ کے دوران قیام میں سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بچوں کے لئے شفیق باپ اور بیوی کے لئے مونس و غمخوار خاوند تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے مقام قرب میں جگہ دے اور ان کی بیوہ اور بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل دے اور خود ہی ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(محمد عبداللہ عربک ٹیچر ڈی۔ سی ہائی سکول چک نمبر ۲۶۹ اکالی ضلع منٹگمری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد حکیم عبدالعزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک چٹھہ جسم پر ورم ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاضی نذر محمد قائد تحصیل حافظ آباد)

۲۔ خاکسار کی تنخواہ کا کیس عرصہ چار سال سے زیر غور ہے۔ ابھی تک فیصلہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد طاہر ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

۳۔ میرا بھائی خلیل الرحمان فردوسی ایم۔ اے فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نعیمہ سلیم بنت محمد سلیم ملکہ جہلم)

۴۔ برادرم عطاء اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کنری ضلع تھرپارکر عرصہ ایک ماہ سے بیار ضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں بڑے کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر)

معاصرین سے:-

مغربیت اور اُمت مسلم

مسئلہ اب کسی ایک ملک اور قوم کا نہیں، جن لوگوں کو "مسلم ممالک" کی سیاحت کا موقعہ ملا ہے وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر آئے ہیں اور جنہیں یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی وہ وہاں کے اخبارات سے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ

مسلم عورت صرف کھلے چہرے ہی سے بازاروں میں پھرتی گھومتی نہیں کھلی پنڈلیوں، اُبھرے سینوں، عریاں بازؤں اور ایسے لباس سے آراستہ جس سے اس کے جملہ اعضا کی زیادہ سے زیادہ نمائش ہو، نے عالم میں کلبوں، سینما ہالوں، رقص گاہوں اور نجی محفلوں میں بے تکلف غیر محرم مردوں سے ہاتھ ملاتی، چائے پیتی اور حسب خواہش مشاغل میں مصروف ہے۔

یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ حالت کسی ایک طبقے کی عورتوں کی ہے، یہ درست ہے کہ عریانی کے ساتھ فحاشی ایک مخصوص گروہ ہی میں رائج ہے، لیکن جہاں تک بے پردگی، پنڈلیوں کے کھلے اور نیم عریاں لباس سے آراستہ ہونے کا تعلق ہے اس کا دردناک مظاہرہ سب سے زیادہ مقدس مقام حرمین میں دیکھنے میں آتا ہے، جہاں حج و زیارت کی نیت سے آنے والی مسلم خواتین، بالخصوص مصری خواتین وہی لباس زیب تن کئے ہوئے ہوتی ہیں جس کا ذکر ابھی ہوا۔

اس باب میں صورت حال کی صحیح عکاسی اس سے بھی ہوتی ہے کہ مصر، شام، عراق، ایران، اور بعض دوسرے مسلم ممالک میں نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ وہاں کے علماء اور شیوخ تک بعض مجالس میں اپنی خواتین کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں اور یہ خواتین کھلے چہروں سے ہی مخلوط مجالس میں نہیں بیٹھتیں بسا اوقات پنڈلیاں تک کھلی ہوتی ہیں۔

مسلم نوجوانوں کا حال بھی ان خواتین سے کسی اعتبار سے کم درجہ پریشان کن نہیں۔ اور تو اور حرم بیت اللہ میں ایسے نوجوان دیکھے جاتے ہیں جو اپنے ہاتھوں میں بیروت اور مصر کے "المصور" اور "الصباح" "الماء" اس قسم کے فحش رسائل لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ذہن ان امور کو قابل التفات ہی خیال نہیں کرتے ٹیلی ویژن اور سینما دو ایسی لعنتیں ہیں جن کے ذریعہ جنسی انارکی، قتل، غارت، اغوا اور اسی نوع کے دوسرے جرائم اور اخلاقی رذالتوں کے نئے سے نئے طریقے سکھلائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں لعنتیں مسلم ممالک میں بھی اسی طرح کثرت سے پھیل رہی ہیں جس طرح یہ کافر ملکوں میں عام ہو چکی ہے۔

سودی لین دین، قمار بازی کی مختلف متعدد اقسام، انعامی بانڈ، انشورنس، ریس کی ہمہ گیری روز افزوں ہے۔ اور ان کی راہ میں کوئی بھی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

خاندانی منصوبہ بندی کے پروگراموں کے نتیجے میں حرام کاری کا دروازہ کھل رہا ہے جس کا نتیجہ لجنہ دینی نکلنے والے جو لوب میں دوسری بداخلاقیوں کا نکلا کہ اگر کوئی غیرت مند نوجوان اپنی شادی کے لئے یہ شرط عائد کر دے کہ وہ اس لڑکی سے رشتہ جوڑے گا جو باعفت ہو اور جس کی عصمت محفوظ ہو تو شاید اسے ساری عمر کنوارہ ہی رہنا پڑے

تجارتی اشتہارات میں عریاں تصاویر کی اشاعت اس حد تک وسعت پذیر ہو چکی ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اتنی سی بات طے کر لے کہ وہ اپنے گھر کوئی ایک اخبار یا رسالہ نہیں لائے گا۔ جس میں عریاں تصاویر ہوں تو اسے مسلم ممالک کے ۸۰ فیصد سے زائد اخبارات کا بائیکاٹ کئے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔

دیانت، امانت اور معاملات میں حرام و حلال کے امتیاز کا پہلو اس سے بھی زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے جو اخلاقی عنوانات کے تحت اشارۃً عرض کی گئی ہر بڑے شہروں میں فراڈ کرنے والے عناصر، منظم کمپنیوں اور فرضی کی صورت میں کروڑوں روپے فراڈ میں کما رہے ہیں اشیاء میں ملاوٹ نے یہ صورت اختیار کر رکھی ہے کہ بجز چند ان اشیاء کے جو قدرتی طور پر درختوں کو پھلوں کی صورت میں لگتی ہیں۔ اور ان کی شناخت بآسانی ہو سکتی ہے کسی بھی دوسری چیز کے بارے میں یہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ خالص ہے اور اس میں کسی جعلی شئے کی ملاوٹ نہیں ہے۔

تجارت میں دھوکہ دہی ہنر شمار ہونے لگا ہے، عہد شکنی معمول بن چکا ہے قرض لے کر ادا نہ کرنا عیب شمار نہیں ہو رہا، جھوٹ، مکر اور زر رشوت سے مال کا حصول "عرف عام" کی حیثیت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔

رشوت ــــ تو گویا، اصلی کاروبار اور حکومتوں کے توسط سے اپنے حقوق کے حصول کا واحد ذریعہ شمار ہونے لگا ہے، ہر ملک کا حال تقریباً یہی ہے کہ ہر محکمہ "ان اور رشوت ستان" رشوت کے نرخ بالا کرنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ اور چپراسیوں سے ایوان بالا تک کے تمام دفاتر کا "اصل کاروبار" رشوت ہے جسے ان دفاتر میں بار پانا ہے اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ دراہم و دنانیر کے ذریعہ مشکل کشائی کرائے ــــــــ یہی نہیں رشوت پرائیویٹ اداروں، ملوں اور بڑی فرموں میں بھی روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور نیلام، ٹھیکے حاصل کرنے، ٹنڈر منظور کرانے، بل پاس کرانے غرضیکہ ہر قسم لین دین کے لئے رشوت کے سوا کوئی ذریعہ کامیابی نہیں ہے۔

یہ اور اسی قسم کے متعدد اخلاقی رذائل اور سیرت و کردار کے گھناؤنے پہلو ہیں جن کا مشاہدہ ہم آپ سبھی کر رہے ہیں اور ہم میں سے ہر ایک شاہد ہے کہ ان رذائل اور منکرات کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا ہے اس باب میں کوئی ایک مسلم ملک مخصوص نہیں، تقریباً سبھی مسلم ممالک مغرب سے آئی ہوئی ان لعنتوں کا ہدف ہیں۔ اور ہر جگہ یہ فاسد ہلاکت اور دھم مچاتے ہوئے ہے۔

ممکن ہے یہاں بعض ذی علم قارئین کے ذہن میں یہ خلش پیدا ہو کہ ما عفت و عصمت اور شرم و حیا سے متعلق بعض اخلاقی رذائل مغربی ممالک میں عام ہیں اور مسلم ممالک میں یہ برائیاں ان مغربی ملکوں ہی سے درآمد کی ہوں گی۔ لیکن جہاں تک رشوت، بدنظمی اور لوگوں کے حقوق تلف کرنے اور خود غرضی سے مغلوب ہو کر دوسروں کو نقصان پہنچانے کا تعلق ہے، یہ خرابیاں تو مغربی ممالک میں پائی ہی نہیں جاتیں، ان کے بارے میں یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ وہاں سے آئی ہیں، اس شبہے کی حقیقت مغالطے سے زیادہ نہیں ہے۔

اولاً تو یہ کہنا ہی حقیقت سے انکار کرنے کے مترادف ہے کہ مغربی ممالک میں رشوت ستانی، حق ماری، ظلم اور تعدی کا موجود نہیں "جرائم" کی جو تفصیلات مغربی ممالک کے سرکاری ذرائع اور اخباری نمائندوں کے توسط سے شائع ہوتی ہیں۔ تنہا انہی کا مطالعہ اس پروپیگنڈے کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جنسی انارکی، قتل و غارت، خرید و خیانت، ظلم و تعدی اور ناانصافی و بدمعاملگی میں اقوام مغرب آج بھی اقوام مشرق کی امامت کے مقام پر فائز ہیں۔ اور اگرچہ ان اقوام کے بعض عناصر نے انفرادی معاملات میں عدل و انصاف کے بعض اصولوں کو اپنا رکھا ہے لیکن بحیثیت مجموعی یہ اقوام اسی مقام پر فائز ہیں جس کا ذکر ابھی ہم نے کیا۔

ثانیاً اقوام مغرب نے مشرق بالخصوص مسلم ممالک کے باشندوں پر جو سب سے زیادہ خوفناک شبخون مارا ہے وہ ہے مادہ پرستی، آخرت فراموشی، اور "عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" کے نظریات کی اشاعت اور دنیوی لذات کی چاٹ جو ان ممالک کے افراد کو لگائی جو ان اقوام سے کسی طرح بھی تعلق رکھنے پر مجبور ہوئے۔

ان ہر دو اقدامات کا نتیجہ اسی صورت میں رونما ہوا کہ مسلمان ممالک کی ایک اہم تعداد اپنے اصول و نظریات سے منحرف ہو کر لادینی طرز فکر کی حامل اور عملی آوارگی کا شکار ہو کر رہ گئی۔ جس کی ذمہ داری براہ راست مغربی اقوام پر ہی عاید ہوتی ہے۔

(اداریہ ہفت روزہ المنبر لائل پور ۵ راگست ۱۹۶۶ء)

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

لقائے الٰہی دو طرح سے حاصل ہوتا ہے ایک فردی اور دوسرے قومی طور پر

قومی طور پر لقائے الٰہی اس وقت تک میسّر نہیں آتا جب تک کہ ہر فرد اپنے آپ کو فنا نہ کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سورۃ الانشقاق کی آیت یا ایھا الانسان انک کادح الیٰ ربک کدحًا فملاقیہ۔ (یعنی اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملنے والا ہے) کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ کو پانے کے لئے انتہائی محنت کی ضرورت ہے جب تک ہر فرد جماعت اپنے آپ کو کام کرتے کرتے فنا نہیں کر دیتا اس وقت تک خدا نظر نہیں آ سکتا لقائے الٰہی کی نعمت قومی طور پر اس وقت حاصل ہوتی ہے جب قوم کا ہر فرد اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے چنانچہ حضور تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

"یا ایھا الانسان انک کادح الیٰ ربک کدحًا فملاقیہ" میں بتایا گیا ہے کہ جب تک ہر انسان اپنے آپ کو کام کرتے کرتے فنا نہیں کر دیتا اس وقت تک قومی طور پر خدا نظر نہیں آ سکتا۔ انفرادی طور پر بے شک انسان کو کدح کے بعد لقائے الٰہی حاصل ہو جاتا ہے مگر قومی طور پر اسی وقت لقائے الٰہی کی نعمت حاصل ہوتی ہے جبکہ قوم کا ہر فرد اپنے آپ کو فنا کر دیتا ہے۔

دنیا میں لقائے الٰہی دو طرح سے حاصل ہوتا ہے ایک فردی طور پر اور ایک قومی طور پر اگر قوم تباہ بھی ہو چکی ہو تب بھی فردی طور پر انسان خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل باوجود اس کے کہ مسلمان قومی طور پر تباہ و برباد ہو چکے تھے۔ ان میں بعض بزرگ پائے جاتے تھے مثلاً حضرت عبد اللہ غزنوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ وہ بزرگ انسان تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ یا حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ اور اسی طرح بعض اور بزرگ گزرے ہیں گو یہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے چند نفوس تھے جو خدا تعالےٰ سے ملے ان لوگوں کو خدا تعالےٰ نے یہ دکھانے کے لئے بھیجا تھا کہ اسلام اب بھی اپنے اندر طاقت رکھتا ہے اور اب بھی وہ لوگوں کو زندہ کر سکتا ہے اب بھی وہ انہیں خدا تعالےٰ کے دربار تک پہنچا سکتا ہے مگر قومی طور پر ان کے وجود سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا (پس حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ کیا تھے؟) وہ درحقیقت مجسم تھے سستوں پر، وہ حجت تھے غافلوں پر اور یہ بتانے کے لئے بھیجے گئے تھے کہ اسلام اب بھی اپنے اندر زندگی بخش اثرات رکھتا ہے اسی طرح حضرت سید اسمٰعیل شہیدؒ کیا تھے!

وہ مجسم تھے سستوں پر وہ حجت تھے غافلوں پر اور یہ بتانے کے لئے بھیجے گئے تھے کہ اسلام اب بھی اپنے اندر زندگی بخش اثرات رکھتا ہے

مگر بحیثیت ایک قوم اسلام کو ان کے وجود سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ اسلام نام تھا جو کروڑ افراد کا جن میں سے کوئی چین میں رہتے تھے کوئی جاپان میں رہتے تھے کوئی سماٹرا اور جاوا میں رہتے تھے اور کوئی دوسرے ممالک میں رہتے تھے اور یہ وہ ممالک ہیں جہاں ان لوگوں کی کوئی آواز نہیں پہنچی۔ یوں ہماری جماعت بھی ابھی پھیلی ہے مگر ہماری جماعت وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں پھیل رہی ہے۔ پس وہ لوگ صرف غافلوں پر حجت تھے۔ اور اس بات کی دلیل تھے کہ خدا اب بھی لوگوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ ورنہ ان کے زمانہ میں قومی طور پر مسلمانوں نے خدا کے چہرہ کو نہیں دیکھا پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا ایھا الانسان انک کادح الیٰ ربک کدحًا فملاقیہ۔ اے جماعت مومنین کے افراد تم میں سے ہر شخص کو اس راستہ میں اپنے آپ کو فنا کر دینا پڑے گا تب تمہیں قومی طور پر خدا تعالےٰ کا چہرہ نظر آئے گا اور اس سے لقاء کی نعمت تمہیں میسّر آئے گی اور یہی نعمت حقیقی نعمت ہوتی ہے ورنہ انفرادی طور پر تو ہر زمانہ میں لوگ خدا تعالےٰ کو پاتے رہتے ہیں۔ لیکن انفرادی طور پر خدا تعالےٰ کو پا لینے سے قوم کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ قومی طور پر اسی وقت خدا تعالےٰ کا جلال ظاہر ہوتا ہے۔ اور قوم کا ہر فرد خدا تعالےٰ کا چہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے جب ہر فرد اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے قرب کے راستوں میں فنا کر دیتا ہے اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتا جب تک اس نعمت عظمیٰ کو حاصل نہیں کر لیتا۔" (تفسیر کبیر)

کوئٹہ اور کراچی کے انصار اللہ کے اجتماعات کی تاریخوں میں تبدیلی

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئٹہ میں انصار اللہ کا اجتماع انشاء اللہ العزیز ۲۰-۲۱ اگست کی بجائے ۲۷-۲۸ اگست کو اور کراچی میں انصار اللہ کا اجتماع ۲۷-۲۸ اگست کی بجائے ۲۰، ۲۱ اگست کو منعقد ہوگا۔ تاریخوں میں تبدیلی نوٹ کر لی جائے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱ جولائی ۶۶ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل صدر دار النصر غربی کی بچی عزیزہ آمنہ بیگم کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو کہ مکرم عبد الستار خان صاحب بی ایس سی انسپکٹر زراعت پسر مکرم ماسٹر محمد علی خان صاحب آف ڈیرہ غازیخان حال ربوہ سے تین ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہتر اور بابرکت فرمائے آمین۔

(چوہدری محمد صدیق۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد)

عزیزم برادرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ گذشتہ دو سال سے بعارضہ فالج و اعصابی کمزوری بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی مریضہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنی پریشانی سے دونوں میاں بیوی کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

طالبات جامعہ نصرت کی نمایاں کامیابی

یہ امر باعث مسرت ہے کہ جامعہ نصرت سے گزشتہ سال بی اے کا امتحان پاس کرنے والی طالبات میں سے ۱۶ طالبات کو ڈائرکٹر آف ایجوکیشن راولپنڈی ریجن کی طرف سے گورنمنٹ سکالرشپ کا مستحق قرار دیا گیا ہے الحمد للہ۔

ان میں سے ۱۰ طالبات کے وظائف کی اطلاع پہلے آئی تھی اور مندرجہ ذیل چھ طالبات کے وظائف کی اطلاع اب موصول ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب طالبات کے لئے ان کی یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے۔ آمین

نام	ولدیت	مضمون	حاصل کردہ نمبر
امۃ الحمید	عبد الحمید صاحب	(IN AGRIGATE)	۴۶۲
بشریٰ بیگم ملک	ملک حبیب الرحمٰن صاحب	ہسٹری	۳۷۰
فرخ نسیم	مرزا مولا بخش صاحب	سوشل ورک	۴۲۵
محمودہ اقبال	نذیر احمد صاحب سونگی	سوشل ورک	۳۵۰
بلقیس عزیز	چوہدری عبد العزیز صاحب	سوشل ورک	۳۹۵
نسیم منظور	حافظ فیض اللہ صاحب	پرشین	۴۱۴

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)